کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ شریعت کی جانب سے مقرر کردہ اس مال کو کہتے ہیں جس میں سے اپنا نفع ہر طرح سے ختم کرنے کے بعد رضائے الٰہی عزوجل کے لیے کسی ایسے مسلمان فقیر کی ملکیت میں دے دیا جائے جو نا تو خود ہاشمی ہو اور نہ ہی کسی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام ہو۔

بنو ہاشم سے کون مراد ہیں؟ بنو ہاشم سے مراد حضرت علی، آلِ عباس، آلِ جعفر، آلِ عقیل، آلِ حارث بن عبدالمطلب کی اولاد ہیں۔

زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہنے کی وجہ:

زکوٰۃ کا لغوی معنی طہارت افزائش (یعنی اضافہ اور برکت) ہے۔ چونکہ زکوٰۃ بقیہ مال کے لیے معنوی طور پر طہارت اور افزائش کا سبب بنتی ہے اسی لیے زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔

زکوٰۃ کی اقسام:

زکوٰۃ کی بنیادی طور پر (02) اقسام ہیں

(1) مال کی زکوٰۃ (2) افراد کی زکوٰۃ (یعنی صدقۂ فطر)

مال کی زکوٰۃ کی مزید دو قسمیں ہیں۔

1۔ سونے اور چاندی کی زکوٰۃ 2۔ مالِ تجارت اور مویشیوں

زراعت اور پھلوں کی زکوٰۃ۔

اس حدیث میں اہل علم کے مباحثہ اور حق کی طرف رجوع کا

بیان ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شجاعت کی دلیل ہے کیونکہ

وہ کفار اور مرتدین کے خلاف جنگ کرنے میں ثابت قدم رہے۔

پیش آنے والے مسائل میں علما کو غور و فکر کرنا اور بحث

و مباحثہ کرنا چاہیے۔

زکوۃ کا نصاب

اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ غلہ جات پھلوں میں زکوۃ

کا نصاب کیا ہے۔

ائمہ ثلاثہ	احناف
5 وسق کو پہنچ جائے تو زکوۃ واجب ہوگی	زرعی پیداوار پر زکوۃ واجب نہیں اور زمین سے جو پیداوار حاصل ہو اس عشر یا نصف عشر واجب ہے۔

وسق صاع رطل عرب کے پیمانوں کے نام ہیں ایک

وسق 60 صاع کا ہے

ایک اوقیہ 40 درہم کا 5 اوقیہ 200 درہم کا۔

جانور سونا چاندی اور تجارتی مالوں میں بالاتفاق

زکوۃ ہے البتہ سبزیاں و پھوڑے جو سال تک نا ٹھہر سکیں ان میں

احناف	دیگر ائمہ کے نزدیک
مطلق زکوۃ ہے	نہیں ہے

زیورات کی زکوٰۃ

کنز لیا ہے

باب ....

کنز کا معنی ہے ذخیرہ بنا کر رکھ دینا۔

کنز کا شرعی معنی ہے کہ جس میں زکوٰۃ واجب ہو اور ادا نا کی گئی ہو۔

زیورات پر زکوٰۃ کے واجب ہونے کے متعلق اختلاف ائمہ

امام اعظم کے نزدیک امر واجب ہے

ائمہ ثلاثہ زکوٰۃ واجب نہیں ہے

سائمہ وہ جانور ہے۔ جو سال کے اکثر حصہ میں چر کر گزر کرتا ہو اور اس سے مقصود صرف دودھ اور بچے لینا یا فربہ کرنا ہے۔

اگر گھر میں گھاس لا لا کر کھلاتے ہو یا مقصود بوجھ لادنا یا ہل وغیرہ کسی کام میں لانا یا سواری لینا ہے تو اگرچہ چر کر گزر کرتا ہو وہ سائمہ نہیں اور اس کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ یونہی گوشت کھانے کے لئے ہے تو سائمہ نہیں اگرچہ جنگل میں چرتا ہو۔ اور اگر تجارت کا جانور چرائی پر ہے تو وہ بھی سائمہ نہیں بلکہ اس کی زکوٰۃ قیمت لگا کر ادا کی جائے گی۔

باب فی تعجیل الزکاۃ

ما ینقم ابن جمیل.....

خلاصہ یہ ہوا کہ کوئی بھی سبب اور عذر زکوۃ کے مانع ہونے کا اس کے پاس نہیں ہے۔ فصحاء عرب بعض دفعہ کسی شئ کی نفی میں مبالغہ اس طور پر کرتے ہیں کہ بجائے اس شئ کی نفی کرنے کے اس کی جگہ ایسی شئ رکھتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں جس میں اسکی صلاحیت بالکل نہیں ہوتی۔

واما خالد بن ولید

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے تو اپنا جنگی سامان اللہ تعالی کی راہ میں قربان کر دیا ہے جان پر زکوۃ واجب کہاں سے ہوتی ہے لہذا انہیں ان سے زکوۃ کا مطالبہ کرنا ان پر ظلم کرنا ہے۔

اما العباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس کے متعلق دو قول ہیں

ایک یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی ضرورت یا بیت المال کی ضرورت سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دو سال کی زکوۃ پہلے ہی لے لی تھی اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زکوۃ میرے ذمہ کرم پر ہے میں ہی اس کو ادا کروں گا۔

دوسرا یہ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جلدی زکوۃ ادا کرنے کے بارے

کہ آپ رضی اللہ عنہ

نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

میں پوچھا تھا جس پر آپ

کو اس کی اجازت عطا فرما دی تھی۔

ذکوۃ جلدی ادا کرنے کے متعلق ائمہ کرام کا اختلاف ہے

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

جائز نہیں ہے۔

ائمہ ثلاثہ

رحمۃ اللہ علیہم

کے نزدیک ملک نصاب

کے بعد سال گزرنے سے

قبل ذکوۃ ادا کرنا جائز ہے۔

باب
ذکوۃ ایک شہر سے دوسرے شہر لے کر جانا.....

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے زمانہ میں لیتے تھے وہاں ہی فقراء میں خرچ کر دیتے ہیں

دوسرے شہر ذکوۃ بھیجنا مکروہ ہے مگر یہ کہ

وہاں اس کے رشتے والے ہوں تو ان کے لئے بھیج سکتا ہے۔

یا وہاں کے لوگوں کو زیادہ حاجت ہے یا زیادہ پرہیزگار ہیں

یا مسلمانوں کے حق میں وہاں بھیجنا زیادہ نافع ہے۔

زکوٰۃ کس کو دیں اور غنی کی حد۔

زکوٰۃ کے مصارف قرآن پاک میں ۸ بیان کیے گئے ہیں

فقیر	مکاتب
مسکین	غارم
عامل	ابن سبیل (مسافر)
مؤلفۃ القلوب	فی سبیل اللہ [redacted]

↓

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اسلام کی طرف راغب کرنا مقصود ہو۔

امام اعظم + امام مالک	امام احمد
مصارفِ زکوٰۃ میں سے مؤلفۃ القلوب کا حصہ اب ساقط ہو چکا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرما دیا ہے۔	اگر مسلمانوں کو ان کی ضرورت ہو تو ان کو دیا جائے گا ورنہ نہیں

پہلے ۴ مصارف کے ساتھ لام اور آخری ۴ مصارف کے ساتھ فی ذکر کرنے میں نکتہ یہ ہے کہ پہلے ۴ مصارف میں ان کو زکوٰۃ سے ان کا حصہ ادا کر کے ان کو ان حصوں کا مالک بنا دیا جائے اور آخری ۴ مصارف میں ان کو زکوٰۃ میں سے ان کے حصہ کا مالک نہیں بنایا جائے گا بلکہ ان کا حصہ ان کی فلاح اور ان کے مصالح میں خرچ کیا جائے گا۔ مکاتب کا مال اس کے مالک کو دیا جائے گا۔ اور مقروض کا مال اس کے قرض خواہوں کو دیا

میں ہیں ان کے جو ادا
جائے۔ باقی دونوں اللہ تعالیٰ کے راستے میں
واضح ہے۔

زکوۃ کن کو دینا جائز ہے۔ کن کو دینا جائز نہیں۔

اپنی اصل یعنی ماں باپ دادا دادی نانا نانی وغیرہ کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ اپنی فرع یعنی بیٹا بیٹی پوتا پوتی نواسا نواسی کو بھی زکوۃ نہیں دے سکتا۔

عورت شوہر کو اور شوہر عورت کو زکوۃ نہیں دے سکتے۔

بہو داماد سوتیلی ماں یا سوتیلے باپ یا زوجہ کی اولاد کو زکوۃ دے سکتا ہے۔

باب: جیسے غنی ہونے کے باوجود زکوۃ لینا جائز ہے.....

غنی کے لئے زکوۃ حلال نہیں مگر کے واسطے ....

ا فی سبیل اللہ

اس سے مراد مجاہد ہے۔

زکوۃ کا عامل

جو زکوۃ جمع کرنے کا کام کرتا ہے۔

وہ غنی جو مدیون ہو۔

یعنی جس کے ذمہ دین کی ادائیگی ہو۔ لہذا وہ مدیون

جس کا دین اس مال سے زائد ہو جو اس کے پاس ہے۔

صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدینہ صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو محتاج وہ غنی جو مال زکوٰۃ کو فقیر سے خرید لیں۔

یا بخوان وہ غنی ہے کہ اگر کسی غنی شخص کو فقیر مال

زکوٰۃ صدقہ کر دے تو یہ مال اس غنی کے لئے لینا جائز ہے

باب ما تجوز فیہ المسألہ

سوال کرنے کی گنجائش صرف تین اشخاص کو ہے

ایک وہ جس نے دو اشخاص کے درمیان صلح کروانے کے لیے اپنے ذمہ کسی کا حق لے لیا ہو کہ وہ اسے ادا کرے گا

دوسرا وہ شخص جس کے مال پر کوئی ناگہانی آفت آن پڑی ہو جس کی وجہ سے اس کا سارا مال ہلاک ہو گیا ہو۔

تیسرا وہ شخص جو پہلے اچھی حالت میں تھا مگر بعد میں تنگی میں پھنس گیا اور اسکی قوم کے تین افراد اس کی گواہی دیں

⟸

مذکورہ زخموں سے مراد ذلت کا اثر ہے کہ جیسے جسم کے زخم دور سے نظر آتے ہیں ایسے ہی بھکاری دور سے پہچانا جاتا ہے اس کے چہرے پر نہ رونق ہوتی ہے اور نہ وقار بلکہ ذلت کے یہ آثار روزِ قیامت بھی اس پر ہوں گے۔

ایک ہی آدمی کو کس قدر مالِ زکوۃ دے سکتے ہیں؟

مالِ زکوۃ اگر بقدرِ نصاب نہ ہو تو ایک شخص کو دینا افضل ہے۔ ایک ہی شخص کو بقدرِ نصاب دے دینا مکروہ ہے مگر دے دیا تو ادا ہو گئی

اگر زکوۃ لینے والا مدیون ہو تو بقدرِ نصاب دینا بھی درست ہے مکروہ نہیں

بھیک مانگنے کی کراہت ۔

اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ بلا ضرورت سوال کرنا ممنوع ہے اس میں اختلاف ہے کہ مکروہ ہے یا حرام حق یہ ہے کہ حرام ہے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں ۔

بے ضرورت شرعی سوال کرنا حرام ہے جن لوگوں نے باوجود قدرت کسب بلا ضرورت سوال کرنا پیشہ بنا لیا ہے وہ جو کچھ جمع کرتے ہیں ناپاک و خبیث ہے اور ان کا یہ حال جان کر ان کو کچھ دینا حرام بلکہ ناجائز و گناہ ہے ۔

سوال کرنے سے پرہیز کرنا۔

من یستعفف ـــــ

جو شخص سوال سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے نفس کو اس پر آمادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بچا لیتا ہے۔ جو غنائیت ظاہر کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو غنی بنا دیتا ہے یا فضائل عطا کرکے یا قلب کو غنی بنا کر ۔

جو صبر کی توفیق مانگتا اس کو مل جاتا ۔

ان اناسا سالوا ـــــ

ظاہر ہے ان کا مانگنا بلا ضرورت تھا ضرورت میں مانگنے والوں کو حضور ﷺ دیتے اور دلواتے تھے ۔

بلا سخت مجبوری کے سوال یا مزدوری کرنا پڑ جائے تو صالحین

کرے کیونکہ ان کی روزی حلال ہوگی۔

بنی ہاشم کو زکوۃ دینا۔

اکثر ائمہ کے نزدیک بنو ہاشم کو زکوۃ دینا جائز نہیں

البتہ بنو مطلب کے متعلق اختلاف ہے

امام شافعی	امام مالک	امام احمد
زکوۃ جائز نہیں	امام اعظم جائز ہے	(1) ایک قول امام اعظم (2) ایک قول امام شافعی

غنی کو فقیر کا صدقہ دینا۔

معلوم ہوا فقیر کے صدقہ پر قبضہ کر لینے کے بعد وہ شئی صدقہ نہیں رہتی اب اگر وہ کسی کو وہ شئی ہدیہ کرنا چاہے تو وہ ہدیہ ہی ہوگی صدقہ نہ ہوگی۔

باب: جس چیز کو روکنا جائز نہیں۔

مذکورہ اشیاء دے دینی چاہیئے۔ ان چیزوں کا منع کرنا خلاف مروّت ہے یہ وہاں ہے جہاں مالک کو خود ضرورت نہ ہو اگر ضرورت ہے تو ضرورت کے وقت نہ دینا خلاف مروت نہیں۔

باب: مساجد میں سوال کرنا

مسجد میں سوال کرنا حرام ہے۔ اور اس کو دینا بھی مکروہ ہے

باب: اللہ عزوجل کے نام پر سوال کرنے کی کراہت

یہ کراہت اور ممانعت اس وقت ہے جب کہ جس شخص سے سوال کیا جا رہا ہے سوال سے تنگ دل اور اکتاتا ہو اگر یہ بات نہ ہو بلکہ اللہ کے نام سے متاثر ہوتا ہو تو پھر حرج نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے اس کے نام پر دنیاوی چیز نہ مانگو بلکہ اس کے نام پر اس سے جنت مانگو۔

بعض عشاق کہتے ہیں۔

خدا سے جناب مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مانگو اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خدا کو مانگو۔

اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرنے والے کو دینا

سائل کو چاہئے وہ دنیاوی مال و متاع حاصل کرنے کے لئے اللہ عزوجل کے نام کو وسیلہ نا بنائے۔ مگر ہمیں چاہئیے کہ اگر کوئی شخص اس طرح سوال کرلے تو تم اس کو دے دو۔ دعوت قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ جب تمہیں کوئی دعوت دے تم ٹھکراؤ نہیں بلکہ قبول کرلے۔ اور جو تمہارے ساتھ احسان کرے تم اس کو اس کا بدلہ دو کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہے۔ اگر یہ نا کرسکو تو اس کے لئے دعائے خیر کرو۔ دعا میں جزاک اللہ کہنا بھی کفائیت کرے گا۔

کسی کا اپنا تمام مال صدقہ کردینا۔

تمام مال صدقہ کرنا مستحب ہے اگر یہ شرائط موجود ہوں

وہ شخص قانع و صابر ہو۔

اس کے ذمہ کسی کا دین نا ہو۔

وہ شخص عیال دار نا ہو اگر ہو تو عیال بھی اس کی طرح قانع و صابر ہو۔

اگر یہ شرائط موجود نا ہوں تو پھر مکروہ ہے۔

باب فی الرخصۃ فی ذلک

اس باب کی احادیث سے تمام مال صدقہ کرنے کا جواز ثابت ہو رہا ہے۔ مگر یہ اس شخص کے لئے ہے جو یقین و توکل میں کمال رکھتا ہو۔ غریب آدمی محنت و مزدوری کرے پھر اسے خیرات کرے تو اس کا بڑا درجہ ہے۔

باب : پانی پلانے کی فضیلت ۔ ۔ پانی پلانے کی کئی صورتیں ہیں۔

پانی پلانا افضل عمل ہے ۔ پانی پلانے کی کئی صورتیں ہیں

راستوں میں سبیل لگائی جائے۔

نلکا یا کنواں وغیرہ کھدوا دیا ہو یا موٹر پمپ لگوا دیا جائے۔

بعض اہم مسائل ۔۔۔

یہ حدیث مبارکہ ایصال ثواب کی بہت بڑی دلیل ہے

کہ فوت شدہ لوگوں کی نیکیوں اور صدقہ جاریہ کا ثواب مردوں کو پہنچ

جاتا ہے۔

باب فی المنیحۃ

منیحہ عطیہ اور ہدیہ کی ایک خاص صورت ہیں جس میں دوسرے

شخص کو چیز سے نفع لینے کا مالک بنا دیا جاتا ہے

جیسے دراہم و دینار کا منیحہ یہ ہے کہ ان کو بطور قرض

دیا جائے ۔ منیحۃ اللبن یہ ہے کہ دودھ دینے والی بکری کو

چند دن کے لیے عاریت کے طور پر کسی کو دینا کہ وہ کچھ دن

اس سے نفع حاصل کرکے مالک کو لوٹا دے۔

بابُ اَجرِ الخازنِ

بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ اصل مالک تو صدقہ کرنا چاہتا ہے اور

وہ اس کا حکم بھی کر دیتا ہے مگر اس کے نوکر چاکر وغیرہ

یا تو پورا نہیں دیتے یا مال مشغول کر دیتے ہیں ۔ اور بخل سے کام لیتے ہیں ۔ حالانکہ ان کا کچھ نہیں جا رہا ہوتا مالک کا رہا ہے ۔ اور بعض وہ بھی خزانچی ہوتے ہیں خوشی سے پورا دیتے ہیں ایسی کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تعریف بیان فرما رہے ہیں ۔

خاوند کے مال سے عورت کا صدقہ کرنا

نوکر و خادم مالک کی اور بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ نہیں کر سکتے ۔ اجازت دو قسم کی ہوتی ہے ۔ ایک صریح مثلاً یہ کہا جائے کہ فلاں شخص کو اتنی چیز دے دو اور ایک اجازت عرفی مثلاً خادم یا بیوی کو معلوم ہو کہ معمولی مقدار صدقہ کرنے سے شوہر ناراض نہیں ہوگا ۔

ان احادیث مبارکہ میں جو ذکر ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنے سے نصف اجر ملتا ہے اس سے مراد ہے کہ صریح اجازت اگرچہ نہ ہو لیکن عرفی اجازت حاصل ہو اور اگر مطلقاً اجازت نہ ہو پھر صدقہ کرنا جائز نہیں ۔

قال الرطب :-

یعنی پکے ہوئے کھجور جو زیادہ دیر تک نہیں ٹھہر سکتے انہیں خود بھی کھاؤ اور ہدیہ بھی دو کیونکہ ان چیزوں کو ہدیہ کرنے کی عرفاً اجازت ہوتی ہے ۔

باب فی صلۃ الرحم

اس پر اتفاق ہے کہ صلہ رحمی واجب ہے اور قطع رحم کرنا معصیت کبیرہ ہے۔ ہر وہ رشتہ جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو اس سے صلہ رحمی واجب ہے۔ اس قول پر چچازاد ماموں زاد ارحام زاد وغیرہ سے صلہ رحمی واجب نہیں۔

قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

اس سے مراد یہ ہے کہ وہ سابقین اولین کے ساتھ جنت میں نہیں جائے گا بلکہ وہ کچھ دیر سے جائے گا جتنی دیر اللہ چاہے گا۔

عمر میں زیادتی سے مراد عمر میں برکت عطا کی جائے گی اور عبادت کی توفیق دی جائے گی۔ اس کی زندگی کے اوقات کو ان کاموں میں صرف کیا جائے گا جو اس کے لئے آخرت میں نفع آور ہوں گے اور غیر مفید کاموں میں وقت کے ضائع کرنے سے اس کو محفوظ رکھا جائے گا۔

باب فی الشح

امام ابو داؤد نے کتاب الزکاۃ کے آخری باب کو اس باب پر ختم فرمایا کہ مسلمان کو چاہئے اس کے ذمہ جو حقوق مالیہ ہیں خواہ وہ واجب ہوں یا مستحب ان تمام کو ادا کرنے میں بخل سے کام نہ لے کیونکہ یہ بخل ذات باری تعالیٰ نے عطا فرمایا

ہے تو اس نے خرچ کرنے کا بھی حکم فرمایا ہے اس کی راہ میں خرچ کیا جائے بخل سے کام نا لیا جائے۔

بفضل اللہ تعالیٰ و کرمہ و احسانہ

تمت بالخیر

الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ۔

6 رجب المرجب 1444

29 جنوری 2023

5:52 PM.